Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

فون نمبر ۲۹۶

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

بروز پیر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۰ شوال ۱۳۹۹ھ ۔ ۳ تبوک ۱۳۵۸ ہش ۔ ۳ ستمبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۰۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۳ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع منظر ہے کہ :-

گرمی کی وجہ سے ضعف کی تکلیف رہی ۔ عام طبیعت اچھی رہی ہے

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں خیر و عافیت سے رکھے اور ہر آن اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بلڈ پریشر کی زیادتی کمزوری اور ٹانگوں میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین

سٹیٹ لائف کی طرف سے
سیرۃ النبیؐ کا تحریری مقابلہ
ایک احمدی نے جیت لیا

یہ خبر احبابِ جماعت کے لئے خوشی و مسرت کا موجب ہوگی کہ ربیع الاوّل کے بابرکت مہینے میں سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان نے عید میلاد النبیؐ کے مقدس موقع پر سیرتِ پاک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ایک انعامی مقابلۂ مضمون نویسی کا اہتمام کیا تھا اس میں ایک احمدی نے شاندار کامیابی حاصل کرتے ہوئے اوّل انعام حاصل کیا ہے ۔ ان کو پانچ سَو روپے کا انعام ملے گا ۔

اس مضمون کا عنوان "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت معلّمِ اخلاق" تھا اس میں اسٹیٹ لائف کے تمام ملازمین اور فیلڈ فورس کے ارکان کو حصہ لینے کا موقع دیا گیا تھا اور اس مقصد کے لئے ایک سیرت کمیٹی بنائی گئی تھی تاکہ ان مضامین کو جانچ پرکھ کر اس بارے میں فیصلہ کرے ۔ چنانچہ میاں عبد القادر صاحب کنوینر سیرت کمیٹی نے اس مقابلے کے نتائج کا اعلان کرتے ہوئے جو اعلامیہ شائع کیا ہے اس میں لکھا ہے :-

" مجھے یہ اطلاع دیتے ہوئے بڑی مسرّت محسوس ہو رہی ہے کہ ہمارے ساتھیوں نے اس مضمون نویسی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ۔ تمام زونز اور پرنسپل آفس سے کل ۱۶۸ مضامین موصول ہوئے ۔ ان مضامین کا مطالعہ کرتے اور ان کے معیار کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے

(باقی صفحہ ۸ پر)

بحرِ حکمت کے موتی جوامع الکلم جواہر الکلام

بزدلی اور نفاق ہر دو مومن سے دُور رہتے ہیں

ہمیشہ اپنے قول و فعل کو درست رکھو جیسا کہ صحابہؓ نے اپنی زندگیوں میں کر کے دکھایا

ارشادِ باری تعالیٰ

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ (بقرہ : ۴۵)

ترجمہ :- کیا تم (دوسرے) لوگوں کو (تو) نیکی (کرنے) کے لئے کہتے ہو اور اپنے آپ کو فراموش کر دیتے ہو؟ حالانکہ تم کتاب (یعنی تورات) پڑھتے ہو ۔ پھر (بھی) کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاھُھُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنْ نَارٍ کُلَّمَا قُرِضَتْ رَجَعَتْ فَقُلْتُ لِجِبْرِیْلَ مَنْ ھٰؤُلَاءِ قَالَ ھٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِکَ کَانُوْا یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَیَنْسَوْنَ اَنْفُسَھُمْ وَھُمْ یَتْلُوْنَ الْکِتٰبَ اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ ۔ (دُرِّ منثور صفحہ ۶۴ جلد اوّل)

ترجمہ :- حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات مجھے اسراء کرایا گیا میں نے کچھ آدمیوں کو دیکھا کہ آگ کی قینچیوں سے ان کے منہ کاٹے جا رہے تھے ۔ جب سب چیرے جا چکے تو واپس لوٹا اور جبریل سے پوچھا کہ یہ کون تھے؟ اُس نے جواب دیا کہ یہ آپ کی اُمّت میں سے خطیب تھے جو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے تھے مگر خود کو فراموش کر دیتے تھے حالانکہ وہ کتاب کی تلاوت کرتے تھے ۔ پس کیا یہ عقل سے کام نہ لیتے تھے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

" الغرض حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ راستہ ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ نبوت سُن کر ایمان لے آئے ۔ پھر جب مکّہ میں پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ کیا آپؐ نے نبوّت کا دعویٰ کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں یہ درست ہے ۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپؐ گواہ رہیں کہ میں آپؐ کا پہلا مصدق ہوں ۔ آپؓ کا ایسا کہنا محض قول ہی قول نہ تھا بلکہ آپؓ نے اپنے افعال سے اُسے ثابت کر دکھایا اور مرتے دم تک اسے نبھایا اور بعد مرنے کے بھی ساتھ نہ چھوڑا ۔

درحقیقت اس امر کی بہت بڑی ضرورت ہے کہ انسان کا قول اور فعل باہم مطابقت رکھتے ہوں ۔ اگر ان میں مطابقت نہیں تو پھر کچھ بھی نہیں ۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ ۔ یعنی تم لوگوں کو تو نیکی کا امر کرتے ہو مگر اپنی جانوں کو اس نیکی کے امر کا مخاطب نہیں بناتے بلکہ بھول جاتے ہو ۔ اور پھر دوسری جگہ فرمایا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۔ مومن کو دو رنگی اختیار نہیں کرنی چاہیئے ۔ بزدلی اور نفاق ہر دو مومن سے دُور رہتے ہیں ۔

ہمیشہ اپنے قول اور فعل کو درست اور مطابق رکھو جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنی زندگیوں میں کر کے دکھا دیا ایسا ہی تم بھی ان کے نقشِ قدم پر چل کر اپنے صدق اور وفا کے نمونے دکھاؤ ۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۷۴)

پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر قاضی عبد الحمید ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت :- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاخبار والآراء

- دُنیا کی حالیہ تاریخ میں بے مثال تباہی
- مذہب کے نام پر بہت بڑا فراڈ اور اس کا انجام

"یہ سیلاب تھا یا طوفانِ نوح!"

پچھلے دنوں بھارت کی ریاست گجرات میں اچانک ماچھو ڈیم ٹوٹ گیا اور تیس فٹ بلند پانی کی چادر اس قوت اور زور سے بہہ نکلی کہ اُس نے آناً فاناً ایک وسیع علاقہ میں تباہی مچادی۔ بھارت کے مشہور اخبار نویس جمنا داس اختر "مکتوب بھارت" میں اِس تباہی کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

"ریاست گجرات میں ماچھو ڈیم کے پھٹ جانے سے جو تباہی ہوئی اُس کا اندازہ کرنا بہت مشکل ہے۔ اگرچہ سرکاری حلقے اب بھی ڈھنڈورا پیٹے جا رہے ہیں کہ صرف ایک ہزار اشخاص ہلاک ہوئے ہیں مگر غیر سرکاری اندازوں کے مطابق کم و بیش ۲۸ ہزار اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ موروی کا تاریخی شہر جس سے مہاتما گاندھی کی یادیں وابستہ ہیں عملی طور پر مٹ گیا ہے۔ شہر میں لگ بھگ تمام مکان بہہ گئے ہیں اور چھ چھ فٹ کیچڑ آگیا ہے۔ شہر کے ارد گرد کے کئی دیہات بھی ابدی نیند سو گئے ہیں۔ جب بند کی دیوار ٹوٹی تو آناً فاناً تمام شہر ۳۰ فٹ بلند پانی کی چادر کی زد میں آگیا۔ مکان، دکانیں، ہوٹل، سینما گھر اور سرکاری عمارتیں چند گھنٹے کے اندر اندر سیلاب میں بہہ گئے۔ یہ سیلاب تھا یا طوفانِ نوح! دُنیا کی حالیہ تاریخ میں اِس قدر تباہی کی دوسری کوئی مثال نہیں ملتی۔

ماچھو ڈیم کیوں تباہ ہوا؟ کیا اسے تباہی سے بچایا نہیں جا سکتا تھا؟ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ ڈیم کی تعمیر میں ناقص اور گھٹیا سامان استعمال کیا گیا۔ ٹھیکیداروں اور افسروں نے اپنی جیبیں بھر لیں۔ ان کی خود غرضی سے ہزاروں جانوں کی تباہی ہو گئی۔ اب تحقیقات ہوگی مگر عوام کو ایسی تحقیقات پر کوئی بھروسہ نہیں۔ بالآخر معاملہ داخلِ دفتر کر دیا جائے گا۔

انتظامیہ کی بے پرواہی کا یہ عالم ہے کہ ڈیم کی دیوار میں دراڑوں کی خبریں آرہی تھیں مگر حکام نے مرمت کا کوئی انتظام کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ اِس واقعہ کے چار گھنٹے بعد ہی ہزاروں نعشیں گلیوں اور بازاروں میں پڑی سڑ رہی تھیں۔ چیلیں، کوّے اور گدھ انہیں نوچ نوچ کر کھا رہے تھے مگر حکومت انہیں ٹھکانے لگانے کا انتظام نہ کر سکی۔"

(روزنامہ "نوائے وقت" ۳۰ اگست ۱۹۷۹ء صہ)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ خدا جو ارحم الراحمین ہے اور جس کی رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے اتنا غضبناک کیوں ہوا کہ آناً فاناً ہزاروں ہزار انسان لقمۂ اجل بن گئے؟ یہ ظاہر ہے وہ بلاوجہ عذاب نازل نہیں کرتا۔ جیسا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا ہے عذاب وہ اُس وقت ہی نازل کرتا ہے جب نوعِ انسان خدا کی پرستش چھوڑ دیتے ہیں اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دُنیا پر ہی گر جاتے ہیں۔ وہ واحد و یگانہ ایک مدت تک خاموش رہتا ہے اُس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے جاتے ہیں اور وہ چپ رہتا ہے لیکن جب بار بار کی آسمانی تنبیہہ کے باوجود لوگ شوخی و شرارت اور معصیت میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں تو پھر وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلاتا ہے۔ اور پھر فی زمانہ مختلف ملکوں میں وقفہ وقفہ سے جو عذاب آرہے ہیں ان سے حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر دُنیا کو پہلے ہی خبردار فرما دیا تھا اور اسی ضمن میں خاص ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اِس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشمِ خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

(حقیقۃ الوحی صہ ۲۶۹)

"بھارتی جوگی کا طلسم بے نقاب"

میش سوامی نامی ایک بھارتی جوگی نے برطانیہ میں مذہب کی آڑ میں ایک بہت بڑا فراڈ کھیل کر بہت سے برطانوی باشندوں کو اپنے دامِ فریب میں پھانس رکھا تھا۔ اب اُس کے اِس فراڈ کا پردہ چاک ہو رہا ہے اور برطانیہ کے لوگوں پر یہ حقیقت روز بروز آشکار ہو رہی ہے کہ اس جوگی نے مذہب کے نام پر انہیں بیوقوف بنانے اور لوٹنے کا مکروہ دھندا چلا رکھا ہے۔ اُس کے اِس فریب کا پردہ چاک ہونے کا حال بھی جمنا داس اختر کی زبانی سنیئے۔ وہ اپنے حالیہ مکتوبِ بھارت میں رقمطراز ہیں:۔

"برطانیہ، امریکہ، جرمنی اور کئی دوسرے ممالک میں لاکھوں پونڈ صرف کر کے جوگ کی تعلیم دینے والے بھارتی جوگی میش سوامی کا طلسم بے نقاب ہو رہا ہے۔ برطانیہ میں جوگی میش نے کئی لاکھ پونڈ صرف کر کے بکنگھم شائر میں ایک محل نما عمارت میں اپنا مرکز قائم کر رکھا ہے سوامی کا دعویٰ ہے کہ وہ اپنے پیروکاروں کو جوگ کی ایسی سدھیاں سکھاتا ہے جس کے ذریعہ وہ ہواؤں میں پرندوں کی طرح اُڑ سکیں گے، دیوار حائل ہونے کے باوجود ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں جا سکیں گے اور جب چاہیں نگاہوں سے انتردھیان (اوجھل) ہو سکیں گے۔

سوامی شاگردوں کو جوگ کے یہ گُر سکھانے کے لئے ہزاروں پونڈ فیس حاصل کرتا ہے۔ اِس طرح اُس نے لاکھوں پونڈ کمائے۔ مگر عام طور پر شاگرد اور عقیدت مند کورس مکمل کئے بغیر چلے جاتے ہیں اِس لئے سوامی جی کی اصلیت بے نقاب نہیں ہوتی تھی۔ اب لندن یونیورسٹی میں نفسیات کے پروفیسر ڈاکٹر جان تھامسن نے ذاتی تجربہ کی بناء پر سوامی جی کو بے نقاب کر دیا ہے۔ ریاوک کے ایک ۲۷ سالہ نوجوان مسٹر بریان ساؤتر نے ایک بیان میں کہا کہ مَیں نے جوگ کی سدھیاں حاصل کرنے کے لئے اس آشرم میں دو ہزار پونڈ ضائع کئے مگر کچھ حاصل نہیں ہوا۔ یہ سب فراڈ ہے۔ مَیں اب اپنا علاج کرا رہا ہوں۔"

(نوائے وقت مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۷۹ء صہ)

جوگی میش سوامی ایسے مذہبی نوسربازوں کی اپنے جلب زر اور گھٹیا فراڈ پر مبنی دھندے میں کامیابی اِس امر کا ایک بیّن ثبوت ہے کہ مغربی ممالک میں عیسائیت کا جادو اُترنے اور اِس کے یکسر ناکام ہونے کے بعد وہاں اِس وقت ایک زبردست روحانی خلاء پیدا ہو چکا ہے اور مادہ پرستی نے اہلِ مغرب کو روحانی فقر و فاقہ سے دوچار کر چھوڑا ہے اور وہ روحانی تسکین کی تلاش میں اِدھر اُدھر مارے مارے پھر رہے ہیں۔ اِسی تلاش میں بہت سے لوگ جوگی میش سوامی ایسے مذہبی نوسربازوں کے بآسانی ہتھے چڑھ جاتے ہیں۔ حاصل وصول کچھ نہیں ہوتا اُلٹا اپنی گاڑھے پسینہ کی کمائی گنوا بیٹھتے ہیں۔

اِس روحانی خلاء سے فائدہ اُٹھانے اور بہتی گنگا میں ہاتھ دھونے کے لئے ایک میش سوامی ہی نہیں بدھ مت، جین مت، سکھ مت اور نہ جانے کون کون سے مت آجکل وہاں ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ ان کے بھکشو، منتری اور مہنت اپنی اپنی ڈفلی بجا کر اور روحانی سکون کے سہل الحصول خود ساختہ طریقوں کا پرچار کر کے یہ بہروپئے قسم کے مجمع باز کچھ نہ کچھ لوگوں کو اپنے گرد جمع کر لیتے ہیں۔ بعد میں وہی لوگ ان کی نوسربازی سے آگاہ ہو کر ان پر ہزار لعنتیں بھیجتے ہوئے ان سے الگ ہو جاتے ہیں۔ اِسی طرح یہ حقیقت دُنیا پر آشکار ہوئے بغیر نہیں رہتی کہ بجز اسلام یہ سب مذاہب اپنی موجودہ شکل میں دروغ کا پُتلا ہیں۔ یہ خود مُردہ ہیں اور جس خدا کو پیش کرتے ہیں وہ بھی مُردہ ہے۔

مغرب میں پائے جانے والے اِس روحانی خلاء کو جیسا کہ حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر فرمایا ہے بالآخر اسلام ہی پُر کرے گا کیونکہ اُس کا خدا ایک زندہ خدا ہے، اس کا رسول ایک زندہ رسول ہے، اُس کی کتاب ایک زندہ کتاب ہے اور وہ خود ایک زندہ اور زندگی بخش مذہب ہے۔ وہ وقت دُور نہیں ہے کہ جب خود آپؑ کے ذریعہ ملنے والی یہ آسمانی بشارت بڑی آب و تاب سے پوری ہو گی:۔

"قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا۔ اور نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔

(باقی ص۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں بیوی کے باہمی تعلقات کے متعلق اسلامی تعلیم

مکرم حافظ قاری محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم اوکاڑہ

(۲)

ملک کی عمدہ تربیت اور اس کے نیک خیالات بچے میں وراثتاً سرایت کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور اس طرح آئندہ تیار ہونے والی عمدہ قوم کی بنیاد پڑتی ہے۔ اس کے برعکس اگر دین سے بے بہرہ عورت کی ناجائز مہربانیوں کے نتیجہ میں اولاد کا چال چلن نیک نہ ہو۔ تو اس سے بھی گھر کا سکون چھن جاتا ہے۔ اور گھر آئے دن اندرونی لڑائیوں اور بیرونی طعن و تشنیع اور شکایات کا شکار ہوکر ارضی جنت بننے کی بجائے دوزخ کا نمونہ بن جاتا ہے۔ پس شادی سے قبل مومن مرد کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ سنہری ارشاد کو مدنظر رکھنا از حد ضروری ہے۔

جہاں مرد سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ عورت کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف کرتے ہوئے پردہ پوشی اختیار کرے۔ اور نرمی سے پیش آئے۔ بالکل ایسے ہی مومنہ عورت کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اپنے خاوند کی خامیوں کو خاص اہمیت نہ دے۔ بلکہ چشم پوشی کرتے ہوئے اس کی ممد و معاون بنے۔ کیونکہ درحقیقت دونوں ہی کمزور پیدا کئے گئے ہیں۔ اگر عورت میں خامیاں ہیں۔ تو مرد کب خامیوں سے پاک ہے پس ایسی خامیاں جن کا دونوں شکار اور جو لابدی حقیقت ہیں۔ ان سے چشم پوشی مرد و عورت ہر دو کے لئے ضروری ہے۔

پھر بعض گھروں میں میاں بیوی کے درمیان تنازعہ کی وجہ نان و نفقہ کے لئے ہاتھ کا تنگ کر لینا ہے۔ بعض مرد انتہائی کنجوس ہوتے ہیں۔ بیوی بچوں پر خرچ کرنے سے بھی کتراتے ہیں۔ انہیں قرآن پاک کا یہ ارشاد ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ

(بنی اسرائیل رکوع ۳)

کہ تو اپنا ہاتھ اپنی گردن سے نہ باندھ

یعنی اپنی حقیقی ضروریات کے لئے جو اللہ نے تجھے دیا ہے خرچ کر اور پھر بعض گھروں میں تعلقات میں کشیدگی کی وجہ [illegible] ہے کہ میاں اور بیوی دونوں ہی اقتصادیات سے نابلد ہوتے ہیں صحیح طریق سے گھر کا خرچ نہیں چلا پاتے۔ مہینہ ختم ہونے سے پہلے ہی تنخواہ ختم کر بیٹھتے ہیں۔ اور پھر ایک دوسرے پر الزام تراشی شروع کر دیتے ہیں کہ تم نے پیسے ختم کئے۔ اور اس طرح مہینہ کے بقیہ دن نوک جھونک میں گزرتے ہیں۔ ایسے جوڑوں کو قرآن مجید کی مذکورہ آیت کا اگلا حصہ

وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا۔

زیر نظر رکھنا ضروری ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ تو اپنا ہاتھ اتنا زیادہ کشادہ نہ کر کہ تھک ہار کر بیٹھ رہے۔ آیت مذکورہ میں افراط و تفریط سے بچنے کی تلقین ہے۔ دراصل دونوں چیزیں ہی انسان کے لئے مضر ہیں۔ اسلام اقتصاداً اور میانہ روی سکھاتا ہے۔ جائز ضروریات پر خرچ کرنے سے نہیں روکتا بلکہ اس کی ترغیب دیتا ہے۔ اگر کوئی اپنا مال اپنے بیوی بچوں کی ضروریات کے لئے خرچ کرتا ہے۔ تو اس کا یہ خرچ اس کی طرف سے عبادت کا درجہ رکھتا ہے اور اس خرچ کو اسلام تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ چنانچہ اس مضمون کو واضح کرنے کے لئے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا درج ذیل فرمان کافی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى عِيَالِهٖ

(مسلم کتاب الزکوٰۃ ص ۲-۴/۲-۱)

بہترین پیسہ جو انسان خرچ کرتا ہے وہ ہے جو وہ اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے۔

یہ بات بھی مشاہدہ شدہ ہے کہ بعض گھرانوں میں میاں بیوی کے تعلقات ایک تو میاں کے ہاتھ تنگ کر لینے اور خرچ نہ دینے کی بناء پر خراب ہوتے ہیں۔ اور دوسرے اس وجہ سے بھی بگڑ جاتے ہیں۔ کہ مرد بجائے کھانے پینے اور پہننے کو نہیں دیتا وہاں اس پر مستزاد یہ کہ بیوی کی پٹائی بھی کرتا ہے۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ بعض صابر و شاکر عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں۔ جو مرد کی طرف سے انتہائی ظلم برداشت کر لیتی ہیں۔ وہ بھوکے رہ کر اور ماریں کھا کر گزارہ کر لینا پسند کرتی ہیں بہ نسبت اس کے کہ وہ مردوں سے علیحدگی چاہیں۔ لیکن کنجوس اور بخیل مرد بیوی کے اس حسن کو کور بینی کے باعث دیکھ نہیں پاتا۔ اور اپنی طبیعت کے اجڈپن کے باعث بیوی کو زدوکوب کرتا رہتا ہے۔ ایسے مردوں کے لئے رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث مشعل راہ ہے۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ: اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوْهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ۔

(ابو داؤد ص ۲۹۱)

حضرت معاویہ بن حیدہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول بیوی کا حق خاوند پر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تو جو کھاتا ہے اس کو بھی کھلا۔ جو تو پہنتا ہے اس کو بھی پہنا۔ اس کے چہرے پر نہ مار۔ اور نہ ہی اس کو بدصورت بتا۔ اگر کبھی غلطی کی وجہ سے اگر تجھے سبق سکھانے کے لئے اس سے الگ رہنا پڑے تو گھر ہی میں ایسا کر یعنی اسے گھر سے نہ نکال۔

حرفِ آخر

آخری بات جو صرف مومنات سے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ مومن عورتیں اپنے خاوندوں کی عزت و احترام ملحوظ ہی نہیں رکھتیں بلکہ قائم بھی کرتی ہیں۔ حضرت سرور کائنات فخر موجودات امام الاصفیاء والاتقیاء والمقتدی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں جو فرمایا ہے۔ وہ واقعی حرفِ آخر ہے۔ حدیث ملاحظہ ہو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا تُؤَدِّي الْمَرْاَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا

(ابن ماجہ)

عبداللہ بن ابی اوفیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کہ کوئی عورت اس وقت تک خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے والی نہیں سمجھی جا سکتی۔ جب تک وہ اپنے خاوند کا حق ادا نہیں کرتی۔

اور پھر فرمایا:۔

لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

(ترمذی ص ۱۳۸ ابواب الرضاع)

اگر میں کسی کو حکم دے سکتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو عورت کو کہتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

مذکورہ بالا ہر دو احادیث اسلامی معاشرے میں خاوند کے مرتبہ اور تقدس کو بیان کرنے کے لئے شافی و کافی ہیں۔

درخواستِ دعا

خاکسار عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہے اب کچھ آرام ہے اور تھوڑا بہت چل پھر لیتا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

فیاض احمد خان کرمانی

دار الرحمت وسطی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد

مکرم محمد طفیل صاحب مرزا ایم۔ اے لاہور

نادان اور سادہ لوح دوست احمدیت کے موضوع پر بحث کرتے وقت یہ موقف پیش کرتے ہیں کہ جب دین مکمل ہو چکا۔ قرآن پاک مسلمانوں کے لئے آخری اور مکمل کتاب ہے تو کسی نئے نبی کی بعثت کا کیا مقصد؟ ایسے لوگوں کو دراصل صحیح ادراک ہی نہیں کہ آسمانی کتابیں کیوں نازل ہوئیں۔ انبیاء کی بعثت کا صحیح مقصد کیا ہے؟ جملہ طریقہ ہائے عبادت پر غور کرنے سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ ان کا مقصد دراصل ایک ایسے معاشرہ کی تشکیل ہے جس میں مکمل امن پایا جائے۔ انسانوں کے درمیان عزّت و احترام محبت و آشتی کا جذبہ کارفرما ہو۔ ایک کی تکلیف پہ دوسرا انسان مدد کو دوڑ پڑے۔ دوسرے کے حقوق کے لئے اپنے لالچ اور طمع کو قربان کر دے۔ اپنی ادنیٰ سے ادنیٰ ضرورت کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور جھک جائے۔ جو معاشرہ ان خوبیوں اور فضائل سے خالی ہوگا اسے مہذب معاشرہ کہلانے کا حق نہیں۔ اور اس کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ اپنے نبیوں کو مبعوث کرتا رہے گا۔ معاشرے کی پُرامن تشکیل کے لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا

لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ

زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔

اس میں شک نہیں کہ قرآن حکیم آخری کتاب ہے۔ دین اسلام مکمل ہو چکا ہے۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت انتہاء کو پہنچی۔ اب کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو دین اسلام کے علاوہ کوئی دین پیش کرے۔ جو قرآن پاک کے علاوہ کسی کتاب کی نشاندہی کرے۔ اور جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اور اتباع کا جوا پہنے بغیر امت محمدیہ کی اصلاح کا دعوےٰ کرے۔ لیکن اس کے یہ معنے کہاں نکلتے ہیں کہ قرآن کریم کی صحیح تعلیم دینے۔ انسانوں کو خدا کی پہچان کرانے کو امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے بھی کوئی ایسا نبی مبعوث نہیں ہو سکتا۔ جسے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی ہونے کا دعوےٰ ہو اور وہ امت محمدیہ کی تربیت، قرآن و حدیث کی تعلیم کی روشنی میں کرانے کا داعی ہو۔ قرآن حکیم بے شک ایک مکمل کتاب ہے لیکن ہم تو مکمل نہیں۔ ہمیں تو اس کے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم میں اس کے سمجھنے کی صحیح صلاحیت ہوتی تو ۷۳ فرقے کیسے جنم لیتے۔

آج کا نوجوان دنیاوی علوم کے حصول کی خاطر تو ہر طرح سرگرداں ہے انگریزی، فرانسیسی اور جرمن زبان سیکھنے کے لئے اعلےٰ سے اعلےٰ فیس دینے کو تیار ہے۔ لیکن مذہبی کتاب کا مطالعہ کرنا اسے پسند نہیں۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے۔ جس چیز کا مطالعہ ہمارا سرمایہ حیات ہے۔ ہم اس سے اس قدر دُور کیوں ہیں؟ صرف اس لئے کہ علمی اور روحانی تعلیم کو محدود کر دیا گیا ہے۔ اور اس میں اس قدر دقیانوسی خیالات سمو دیئے گئے ہیں کہ آج کا نوجوان جب جدید سائنسی ترقی کو اس زمانہ میں دیکھ کر وہ دقیانوسی تصوّر میں تفاوت پاتا ہے تو وہ دین سے الرجک ہوتا چلا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ حقیقی عمل کا درس دیتی ہے۔ یہ دین میں نام نہاد علماء کی پیدا کردہ فرسودیت کے طلسم کو توڑتی ہے۔ یہی وہ جماعت ہے جو ہمیں بتاتی ہے کہ سائنسی ایجاد جو بظاہر جادو نظر آتی ہیں انسانی کوششوں کا ثمر ہیں۔ اور قرآن حکیم ان موتیوں سے مزیّن ہے۔ قرآن حکیم کی تعلیم ہمیں تسخیر کائنات کے گُر سکھاتی ہے۔

درخت اپنے ثمر سے پہچانا جاتا ہے۔ جونہی دین اسلام کے مکمل ہونے کی نوید سناتا ہے۔ وہ ان الفاظ کے ساتھ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرتا ہے وہ کیسے جھوٹا دعوےٰ کر سکتا ہے۔

"سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصّہ پایا ہے۔ جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔ اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں سیدی و مولی فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ کرتا سو میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا۔ اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور نہ معرفت کاملہ کو پا سکتا ہے۔"

اگر احمدیت کی تعلیم غیر اسلامی ہوتی اور قرآن و حدیث کی تعلیم سے متصادم ہوتی تو اس جماعت کے افراد نمازیں نہ پڑھتے۔ روزے نہ رکھتے اعلیٰ اخلاق و کردار کے حامل نہ ہوتے بلکہ اپنے کردار و عمل سے معاشرے کو بگاڑنے والے ہوتے۔ دنیا میں فساد کرتے پھرتے۔ لیکن پوری دنیا نے یہ دیکھ لیا کہ اس جماعت نے اس وقت بھی صبر کیا۔ جب ان کے گھروں کو جلایا گیا۔ انہیں اور ان کی اولادوں کو قتل کیا گیا۔ جب ان کے مال و دولت کو لوٹا گیا۔ ان حالات میں ظالم کے مقابلے میں ظلم پر اتر آنے کے بجائے یہ لوگ سجدوں میں گر پڑے گڑگڑا کر خدا سے نصرت طلب کی۔ کیا یہ تعلیم غیر اسلامی ہو سکتی ہے۔ اگر نہیں تو اس تعلیم کے دینے والے کا دعوےٰ کیسے جھوٹا ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی سچائی ظاہر کرنے کے لئے قرآن و احادیث سے دلائل پیش کئے۔ ہزاروں پیشگوئیاں کیں جو بفضل تعالےٰ حرف بحرف سچ ثابت ہوئیں اور آخر میں مباہلہ کی دعوت دی۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور سچائی پر شک کرے تو اس سے بڑھ کر بد نصیب کون ہو سکتا ہے؟

آج کا انسان مذہبی اور روحانی تعلیم سے بہت دور ہے۔ وہ ہر معاملے میں جدید سائنسی استدلال طلب کرتا ہے۔ قرآن کے مطالعہ سے اسے دُور کا بھی تعلق نہیں۔ سوشلسٹ قومیں اسے ہر دم یہ درس دیتی ہیں کہ روٹی کپڑے اور مکان جیسی ضروریات صرف سوشلسٹ نظام ہی پوری کر سکتا ہے۔ ہماری بدقسمتی کی اصل وجہ ہمارے وہ نام نہاد علماء ہیں۔ جو ہمیں قرآن کا صحیح ادراک حاصل کرنے کے بجائے سیاست دھڑے بازی اور دنیاداری میں الجھائے رکھتے ہیں۔ احمدیت انسانوں کو صرف اور خالصۃً اسلامی تعلیم سے روشناس کراتی ہے۔ قرآن کے حقیقی مطالب سکھاتی ہے۔ اور عبادت کا صحیح مفہوم بتاتی ہے۔ ایک ایسے معاشرے کی تشکیل کی تربیت دیتی ہے جس میں امن ہو۔ ذاتی اغراض کی بجائے قومی مفادات کا ذکر ہو۔ خدا کے بندوں سے حسن سلوک برتا جائے۔ اور جس کے افراد فقط اپنے مالک حقیقی خدا کے لئے برتر کی عبادت کریں اسی سے اپنی حاجتیں طلب کریں۔ اور اسی کو دین و دنیا کا مالک سمجھیں۔ صرف اس قسم کا معاشرہ ہی دنیا میں امن پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اس مقصد کو پورا کر سکتا ہے۔ جس کے لئے خدا نے دنیا کو تخلیق کیا ہے۔

دوستو! آؤ اور دیکھو کیا یہ سب کچھ احمدیت کی تعلیم میں موجود ہے؟ اگر تمہیں یہ سب کچھ اس جماعت سے ہی حاصل ہوتا ہو تو سمجھ لو کہ احمدیت کی تعلیم سچی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ حقیقی ہے۔ اور حرف بحرف سچا ہے۔ آخر میں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے چند اشعار کے ساتھ اپنے مضمون کو مکمل کرتا ہوں

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

(درثمین)

تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے۔ تقویٰ کے معنی ہیں ہر ایک باریک در باریک رگ گناہ سے بچنا۔ تقویٰ اس کو کہتے ہیں کہ جس میں بدی کا شبہ بھی ہو اس سے بھی کنارہ کرے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۲۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ زندگی میں دائمی لذّت اور سرور ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذّت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے ناواقف محض ہیں ورنہ اگر ایک شمّہ بھی اس لذّت اور سرور سے ان کو مل جائے تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آئیں۔ مَیں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے مَیں نے اس راحت اور لذّت سے حظ اٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کر بھی زندہ ہوں اور پھر مروں تو ہر بار میرا شوق ایک لذّت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے"۔

(الحکم ۳۱ر اگست ۱۹۰۵ء)

(مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

روحانی نسل کو بڑھانے کا ایک طریق

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"جس طرح آپ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ آپ کی جسمانی نسل جاری رہے، اسی طرح آپ لوگوں کو یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ آپ کی روحانی نسل جاری رہے اور روحانی نسل کو بڑھانے کا ایک طریق یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے دفتر اوّل میں حصہ لے چکا ہے وہ عہد کرے کہ نہ آخر تک وہ خود پوری باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیتا رہے بلکہ کم از کم ایک آدمی السابقون تیار کرے گا جو دفتر دوم میں حصہ لے اور اگر وہ زیادہ آدمی تیار کر سکے تو یہ اور بھی اچھی بات ہے۔ دنیا میں لوگ صرف ایک بیٹے پر خوش نہیں ہوتے بلکہ چاہتے ہیں کہ ان کے پانچ پانچ سات سات بیٹے ہوں جس طرح دنیا میں لوگ اپنے لئے پانچ پانچ سات سات بیٹے پسند کرتے ہیں اسی طرح ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ تحریک جدید کے دفتر دوم میں حصہ لینے والے پانچ پانچ سات سات آدمی تیار کرے اور پھر دوسرے دفتر میں حصہ لینے والا ہر شخص کوشش کرے کہ وہ چوتھے دفتر کے لئے پانچ پانچ سات سات آدمی تیار کرے تاکہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے اور اسی رو پیہ سے تبلیغِ اسلام کے نظام کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جا سکے"۔

(الفضل ۱۶ر نومبر ۱۹۶۶ء)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اظہارِ تشکّر

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ امسال رمضان المبارک میں مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں ہر روز عصر کے بعد تفسیر کبیر سے درس دیا جاتا رہا جو کہ سورۃ فاتحہ، سورۃ البقرہ اور سورۃ الفجر پر مشتمل تھا۔ اس کے علاوہ ہر روز صبح قرآن پاک کا درس دیا جاتا رہا۔ ہر جمعہ کو مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے زیرِ اہتمام خصوصی درس کا انتظام کیا گیا تھا۔ جن بزرگان نے اس میں حصہ لیا ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

۱۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب وکیل التبشیر — سورۃ القدر

۲۔ " مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد — سورۃ بنی اسرائیل آیت ۲۳ تا ۴۰

۳۔ " مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل — سورۃ الفتح — آخری رکوع

۴۔ " مولوی دوست محمد صاحب شاہد — سورۃ الفجر

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ درس دینے والوں اور درس میں شامل ہونے والوں کو اپنی رحمتوں سے نوازے اور جزائے خیر دے۔ آمین۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد
حلقہ دارالذکر لاہور

اذکروا موتٰکم بالخیر

سیّد رحمت علی شاہ صاحب آف کراچی کی یاد میں

میرے بہنوئی مکرم سید رحمت علی شاہ صاحب آف کراچی مورخہ ۲۱ر جولائی ۱۹۷۹ء نشتر ہسپتال ملتان میں وفات پا کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون

آپ کیپٹن ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم مغفور کے داماد اور کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ کے ایک مشہور شیعہ خاندان کے فرد تھے۔ زمانہ طالب علمی میں احمدیت قبول کر لی تھی۔ قبولِ احمدیت سے پہلے بھی آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند، متقی اور ملنسار تھے۔ مرحوم نے مرے کالج سیالکوٹ سے ایف۔اے کرنے کے بعد گریجوایشن کرنے مشن کالج گوجرانوالہ میں تعلیم حاصل کی۔ مکرم چوہدری اسداللہ خان صاحب اور مکرم شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم جج ہائی کورٹ آپ کے ہم جماعت تھے۔ یہ حضرات آپ کو احمدیت کے متعلق بتاتے رہتے اور آپ کی ملاقات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی سے کرواتے رہتے جن کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ آپ فرمایا کرتے تھے مَیں ان صحابی سے بہت متاثر تھا اور آخر کار مَیں نے فیصلہ کر لیا کہ جو اس شخص کا مذہب ہے وہی میرا ہونا چاہیئے چنانچہ بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے۔ اس پر آپ کے برادران نے آپ کی سخت مخالفت کی اور زدوکوب بھی کیا لیکن آپ کے سب سے بڑے بھائی جو تھے انہوں نے دوسروں سے کہا کہ اب یہ تو نمازیں پہلے سے بہتر پڑھتا ہے اور کوئی غیر اسلامی بات بھی اس میں نہیں دیکھی گئی اس لئے اس کو تنگ مت کرو۔

آپ اکونٹنٹ جنرل آف پاکستان کے دفتر میں بطور کسٹم ریونیو آڈیٹر ملازم رہے اسی سلسلہ میں آپ بمبئی، مدراس، رنگون اور پھر ملازمت کے اختتام تک کراچی میں متعین رہے۔ کچھ عرصہ جنگ عظیم کے زمانے میں ملٹری سلیکشن بورڈ کے سیکرٹری بھی رہے اور ڈیرہ دون (بھارت) میں متعین رہے۔ بعد میں یہ پوسٹ ملٹری کے آفیسرز کے لئے مخصوص کر دی گئی اور آپ واپس اپنے پرانے عہدہ پر آ گئے اور تا ریٹائرمنٹ کراچی میں مقیم رہے۔

آپ جہاں بھی رہے اپنے فرائضِ منصبی نہایت دیانت داری سے سرانجام دیتے رہے۔ جب آپ ڈیرہ دون (بھارت) میں تھے تو آپ فرسٹ کلاس گزیٹڈ آفیسر تھے لیکن آپ کی سادہ زندگی میں ذرہ بھر بھی فرق نہ آیا۔ آپ کو جملہ آسائشوں کے علاوہ کار اور ڈرائیور ملے ہوئے تھے لیکن آپ کار کو ذاتی کام کے لئے استعمال نہیں کرتے تھے حتّٰی کہ آپ ڈاکخانہ تک خط پوسٹ کرنے پیدل ہی جاتے اور کار لے جانے کو بد دیانتی خیال فرماتے۔

جب آپ کراچی میں تھے تو راقم الحروف آپ سے ملنے آپ کے دفتر گیا تو گھر خط لکھنے کا خیال آیا آپ سے کاغذ مانگا تو آپ نے جواب دیا کہ میرے پاس گورنمنٹ کا کاغذ ہے ذاتی نہیں۔ چنانچہ آپ نے باہر سے کاغذ منگوا کر دیا، ساتھ ہی مجھے یہ یاد دلایا کہ آپ کے والد نے تو کبھی دفتر کی سیاہی بھی استعمال نہ کی تھی۔ کسٹم ہاؤس میں آپ کے پاس بعض لوگ سفارش کے لئے آ جاتے۔ آپ فرماتے کہ غلط سفارش نہیں ہو گی۔ اگر کسٹم کے کاغذات میرے پاس چیکنگ کے لئے آئے تو آپ کو صحیح کسٹم ڈیوٹی ادا کرنا ہو گی۔ اس وجہ سے بعض لوگ ناراض بھی ہو جاتے۔ آپ فرماتے خدا ناراض نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ کے افسران بالا بھی بعض دفعہ آپ سے شکوہ کرتے لیکن آپ نے کبھی پرواہ نہ کی اور آخر دم تک دیانت داری کے اصولوں پر قائم رہے۔

تقسیم ہند سے قبل ایک بار کراچی کی جماعت مالیاتی امور میں کمزور ہو گئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ مالیاتی امور پر گرفت پانے کے لئے قابل اور اہل آدمی کی ضرورت ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے برادرم مرحوم کو امیر نامزد فرما دیا۔ آپ نے ان مشکلات پر قابو پا لیا۔ اس طرح آپ کو کراچی کی جماعت کی امارت بھی حاصل ہوئی۔

مرحوم نہایت منکسر المزاج، انتہائی شریف، نیک اور صالح انسان تھے۔ ہر ایک کے مخلص اور ہر ایک کے ہمدرد۔ رشتہ دار ہو یا غیر رشتہ دار، ہر ایک سے حسنِ سلوک سے پیش آتے، پابند صوم و صلوٰۃ، پرہیزگار اور نہایت سادہ زندگی بسر کرنے والے انسان احمدیت کا صحیح نمونہ تھے۔ احباب سے التماس ہے کہ مرحوم کی بلندیٔ درجات اور مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ وفات کے موقع پر مربی سلسلہ ملتان محترم مولوی برکت اللہ صاحب محمود اور جملہ احباب جماعت ملتان نے جس ہمدردی اور خلوص کا مظاہرہ کیا اس کے لئے پورا خاندان ان کے لئے تہِ دل سے شکر گزار ہے۔

(سید اعجاز مبارک منیر۔ چک ۶/اے ایل ضلع ساہیوال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد احمدیہ میعادی نانو کا سنگِ بنیاد

احباب جماعت احمدیہ میعادی نانو کی درخواست پر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے ۱۳ر جولائی (بروز جمعۃ المبارک) کو مسجد احمدیہ میعادی نانو ضلع سیالکوٹ کا سنگ بنیاد دعاؤں کے ساتھ رکھا۔ مولانا صاحب کے ارشاد پر بعد ازاں مکرم نصر اللہ صاحب ناصر مربی ضلع سیالکوٹ، مکرم سید عزیز احمد صاحب مربی سلسلہ، خاکسار اور جملہ ذیلی تنظیموں کے نمائندگان نے بھی بنیاد میں اینٹیں نصب کیں۔ مکرم مولانا صاحب جو کہ ۹ بجے نارووال سے روانہ ہو کر میعادی نانو پہنچے تھے احباب جماعت کو تقریباً دو گھنٹے ان کی معیت میں گزارنے اور گراں قدر تبلیغی و تربیتی امور کے بارے میں ان کے گراں قدر ارشادات سننے کا موقع ملا۔ مکرم مولانا صاحب نے اس موقع پر مسجد کی تعمیر کے بارے میں بھی بعض ضروری تجاویز بھی دیں جن کے مطابق مسجد کی تعمیر کا کام شروع کیا جا چکا ہے

احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ جماعت ہذا کے احباب کو مسجد کی تعمیر جلد مکمل کرنے کی توفیق دے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

تربیتی و تبلیغی اجلاس

جماعت احمدیہ حلقہ نارووال کا تربیتی و تبلیغی جلسہ بتاریخ ۶ر جولائی بروز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ نارووال میں منعقد ہوا۔ اس تقریب کے سلسلہ میں جناب مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد بہمراہ سید عزیز احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ مرکز سے تشریف لائے تھے۔ نماز جمعہ کے موقعہ پر محترم جناب ناظر صاحب نے خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کے روشن مستقبل اور احباب جماعت کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ بعد نماز جمعہ تربیتی جلسہ کی کارروائی مکرم امیر صاحب ضلع سیالکوٹ چوہدری محمد اسلم صاحب کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مربی صاحب ضلع سیالکوٹ مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر اور مکرم سید عزیز احمد صاحب مربی سلسلہ نے تربیتی اور تبلیغی مواضیع پر تقاریر فرمائیں بعد ازاں مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے خطاب فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضری نہایت خوش کن رہی۔ نارووال کی جملہ قریبی احمدی جماعتوں کے احباب نے کثرت سے شمولیت فرمائی، آخر میں اجتماعی دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔ مقامی جماعت کی طرف سے اس موقعہ پر دوپہر کے کھانے کا بھی انتظام تھا۔

اسی روز شام پانچ بجے مکرم چوہدری خورشید انور صاحب صدر جماعت احمدیہ نارووال کے مکان پر مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں تقریباً ساٹھ کے قریب غیر از جماعت احباب کے تعلیم یافتہ طبقہ نے شمولیت کی۔ اس موقعہ پر مدعوین کی خدمت میں چائے بھی پیش کی گئی۔ مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے۔ یہ تقریب نہایت ہی دلچسپ رہی۔

(بشارت احمد محمود مربی سلسلہ حلقہ نارووال)

ضروری اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سکھر میں مسجد احمدیہ گزشتہ سال سے مکمل ہو چکی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام "مسجد بلال" تجویز فرمایا ہے۔ سکھر تشریف لانے والے دوست مسجد میں حاضر ہو کر باجماعت نمازوں سے سعادت حاصل کریں۔ مسجد سیشن کورٹ کے سامنے وسیع اور بلند میدان پر واقع ہے۔

غلام احمد فرخ۔ مربی سلسلہ احمدیہ
دار الامان سیشن کورٹ روڈ سکھر

موضع ہانڈو ضلع لاہور میں انوارِ روحانیت کی ضیاپاشی

رمضان المبارک کی روحانی بہار کی آمد کے ساتھ موضع ہانڈو میں اشجار احمدیت میں روحانی تازگی کے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے۔ روزہ داری، ذکرِ الٰہی اور درس القرآن کی آبیاری سے وہ نہ صرف لہلہانے لگے بلکہ محبت الٰہی کے شگوفے پھوٹ پڑے آخری عشرہ میں مسجد احمدیہ میں سات معتکفین اور چار معتکفات تھیں۔ تسبیح و تحمید رکوع و سجود اور فکر و ذکرِ الٰہی سے انوار روحانیت کی ضیاء پاشی اللہ تعالیٰ کے فضل سے شروع ہو گئی۔ تمام ماہِ صیام محترم عبد العزیز صاحب شاہد مربی سلسلہ درس قرآن کریم و حدیث نیز علمی اور دینی تقاریر سے تشنگانِ روحانیت کی پیاس بجھاتے رہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مربی صاحب موصوف کی مساعئ جمیلہ اور افراد جماعت احمدیہ ہانڈو کے روحانی مجاہدہ میں نہ صرف برکت ڈالے بلکہ وہ بارگاہِ ایزدی میں قبول ہو۔

(عصمت علی ایڈووکیٹ موضع ہانڈو ضلع لاہور)

شکریہ احباب

میرے پیارے بیٹے عزیزم ناصر احمد کی گذشتہ دنوں وفات پر کثیر تعداد میں اعزا و اقارب نے نہایت خلوص اور محبت کا اظہار فرمایا اور تعزیت کے خطوط ارسال فرمائے۔ صدمہ کی وجہ سے جملہ احباب کو جواب دینے سے قاصر ہوں۔ لہذا بذریعہ الفضل میں ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، خاص طور پر جماعت احمدیہ سانگھڑ سندھ کا جنہوں نے دوران بیماری میرے بیٹے کی ہر طرح خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے ہم سب پسماندگان کو صبر کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(چوہدری غلام حسین بھٹی فیکٹری ایریا ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۵ر اگست کو میری تایا زاد بہن محترمہ قمر النساء بیگم صاحبہ بیوہ محمد بشیر صاحب مرحوم (بہاولنگر) بنت محترم محمد نذیر صاحب فاروقی مرحوم سابق انچارج رشتہ ناطہ صدر انجمن احمدیہ بہاولپور میں جہاں وہ اپنی ایک بچی کے علاج کے سلسلہ میں مقیم تھیں، اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے بچوں اور دوسرے جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(حکیم محمد اسلم فاروقی۔ دار الفلاح رحمت بازار ربوہ)

آپ بھی تعلیم قرآن کی مہم میں شمولیت کا ثواب حاصل فرمائیں

رمضان المبارک کا نزولِ قرآن اور تعلیم قرآن کے ساتھ نہایت گہرا تعلق ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام رمضان شریف کی ہر رات تشریف لا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن کریم کی دہرائی کیا کرتے تھے۔

"وقف جدید" کے انتظام کے ماتحت دوران سال دیہاتی جماعتوں میں قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

آپ بھی اپنی حیثیت کے مطابق وقف جدید کے مالی جہاد میں حصہ لے کر قرآن کریم کی تعلیم و ترویج کی عظیم الشان مہم میں شامل ہونے کا ثواب حاصل فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

قائدین مجالس!

فارم تجنید جلد از جلد پُر کروا کے ارسال کریں۔ فارم مکمل ہوں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا ۲۷واں جلسہ سالانہ تین ہزار احباب کی شمولیت

ایک نئے مشن ہاؤس کا افتتاح، مجلس خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں ۳۳۰ خدام کی شرکت

مانسلور (مغربی جاوا۔ انڈونیشیا) جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کا ۲۷واں جلسہ سالانہ ۵ تا ۷ وفا ۱۳۵۸ ہش (جولائی ۱۹۷۹ء) کو نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ منعقد ہوا جس میں انڈونیشیا کے طول و عرض سے آئے ہوئے تین ہزار سے زائد احمدی احباب نے شرکت کی۔ انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی ۸۰ جماعتوں میں سے ۷۴ جماعتوں کے نمائندے اس میں شامل تھے۔ یہ جلسہ سالانہ مانسلور کی بستی میں منعقد ہوا جو کہ ساری کی ساری احمدی احباب پر مشتمل ہے۔ اس جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے کے لئے احباب دُور دراز کے علاقوں اور جزائر سے سفر کی صعوبتیں اٹھا کر تشریف لائے ان میں سے بعض احباب سماٹرا، جزیرہ لمبوک (LOMBOK) اور جزیرہ بالی سے تشریف لائے تھے جن کا فاصلہ مانسلور سے ہزاروں میل بنتا ہے۔ جلسہ میں احمدی احباب کے علاوہ دیگر احباب، سرکاری افسران، اور مختلف اخبارات و رسائل کے رپورٹر صاحبان بھی کثیر تعداد میں تشریف لائے تھے۔

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا یہ پہلا جلسہ سالانہ ہے جو کہ ایک گاؤں میں منعقد کیا گیا۔ یہ جلسہ سالانہ ایمانوں کی تازگی کا ایک نہایت خوبصورت منظر تھا۔ جماعت کے احباب چہروں پر مسکراہٹیں لئے ایک دوسرے سے مل رہے تھے اور پرانے احمدی احباب نئے احمدیوں سے مل کر اس موقعہ پر خدا کا شکر ادا کر رہے تھے کہ خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ انڈونیشیا کو کتنی زبردست ترقی سے نوازا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ سالانہ کا افتتاح جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے صدر مکرم مور تولو ایس۔ ایچ صاحب نے کیا۔ تلاوت قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار خوش الحانی سے پڑھے جانے کے بعد انڈونیشیا کے رئیس التبلیغ مکرم محمود احمد صاحب چیمہ نے افتتاحی تقریر کی اور اس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام اور اس کے علاوہ مکرم وکیل التبشیر تحریک جدید کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کے بعد پُرسوز افتتاحی دعا کی گئی جس میں تمام احباب جماعت نے درد و الحاح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگیں۔

مشن ہاؤس کا افتتاح

افتتاحی دعا کے بعد مکرم رئیس التبلیغ محمود احمد چیمہ صاحب نے مانسلور کے مشن ہاؤس کا افتتاح کیا۔ یہ مشن ہاؤس جلسہ سالانہ سے کچھ عرصہ قبل وقار عمل کے ذریعہ مکمل کیا گیا ہے۔ مشن ہاؤس کے ساتھ ملحقہ مسجد ہے جو کہ بڑی فراخ اور وسیع ہے۔ اس مسجد کے بارے میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے سارا سال، ماسوائے جمعہ کے روز کے، روزانہ نماز تہجد با جماعت ادا کی جاتی ہے جس میں روزانہ قریباً چالیس پچاس احباب جماعت شامل ہوتے ہیں۔ اس کے بعد فجر کی نماز کے بعد باقاعدگی سے درس دیا جاتا ہے۔ اس مسجد میں بچوں کے لئے ایک مدرسہ بھی قائم ہے جس میں تقریباً ڈیڑھ سو بچے اور بچیاں قرآن شریف، احادیث اور مختلف دینی باتیں سیکھتے ہیں۔

احمدیوں کے دو گاؤں

خدا تعالیٰ کے فضل سے انڈونیشیا میں دو گاؤں ایسے ہیں جن میں قریباً تمام کے تمام افراد احمدی ہیں۔ ایک گاؤں تو یہی مانسلور ہے جہاں ۲۷واں جلسہ سالانہ ہوا اور دوسرا گاؤں جیسالادا (GISALADA) ہے۔ خدا کے فضل سے یہ گاؤں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ کے عمدہ مراکز ہیں۔ مانسلور کے ارد گرد وسیع پہاڑی علاقہ خوبصورت وادی کی شکل میں خالی پڑا ہے جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا خیال ہے کہ اس جگہ ایک نیا تربیتی مرکز قائم کیا جائے۔ احباب جماعت سے اس پروگرام کی کامیابی اور بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی گئی ہے۔

قرآن کریم اور کتب کی نمائش

جلسہ سالانہ کے پروگرام کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے اس سال کوننگان شہر میں قرآن کریم اور کتب کی نمائش کا اہتمام کیا۔ اس نمائش کا اعلان شہر بھر میں لاؤڈ سپیکر پر کیا گیا۔ اس نمائش میں لوگوں کے سوالات کے جوابات دینے کے لئے ایک معلم ہمہ وقتی وہاں موجود رہتا تھا۔ سینکڑوں کتب اور لٹریچر تقسیم اور فروخت کیا گیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کا اجتماع

۲۷ویں جلسہ سالانہ سے قبل تین روز تک مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا نے اپنا پہلا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ مقام اجتماع مانسلور کی جلسہ گاہ سے تقریباً چار کلومیٹر دور ایک خوبصورت میدان تھا جو کہ اطراف میں پہاڑیوں سے گھرا ہوا تھا۔ اس اجتماع میں تین سو تیس نوجوانوں نے شرکت کی اور مختلف علمی، ورزشی اور دینی پروگراموں میں شرکت کی جن کا آغاز صبح نماز تہجد سے ہوتا رہا۔ آخری دن تمام شرکاء مقام اجتماع سے پیدل مانسلور کی جلسہ گاہ تک گئے اور وقار عمل کے ذریعہ جلسہ گاہ کی صفائی کی اور اسے جلسہ کے لئے ٹھیک ٹھاک کر دیا۔ اس پروگرام میں کوننگان شہر کے افسران کو بھی دعوت دی گئی اور ان کو تقاریر کرنے کا بھی موقع دیا گیا۔

اسی طرح جلسہ سالانہ کے موقع پر بھی حکومت کے نمائندہ افسران کو تقریر کرنے کا وقت دیا گیا۔

۲۷ویں جلسہ سالانہ کے مقررین میں جو احباب شامل تھے ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:۔ امام تہجد و صلوٰۃ مکرم ہاریاڈی صاحب، درس حسن بصری صاحب، اشعار حضرت مسیح موعودؑ توحیدین صاحب، رئیس التبلیغ انڈونیشیا مکرم محمود احمد صاحب چیمہ، حاجی مرزا محمد ادریس صاحب، انکانگ جار کاسی صاحب، امی بینک صاحب، حاجی صدر الدین یحییٰ پونتو صاحب، حسن محمد صاحب، ڈی عبد اللہ صاحب، محی الدین شاہ صاحب، عابدین صاحب، حاجی محمد بشاری حسن صاحب۔ ذوالکفل یونس صاحب، سفنی ظفر احمد صاحب شاہ، ہادی ایمان سوڈینا صاحب، منیر الاسلام یوسف صاحب شاہ، سوکری برہادی صاحب، راڈن احمد انور صاحب، مولوی منصور احمد صاحب، مولوی محفوظ صاحب، عبد الباقی صاحب، احمد نور الدین صاحب، شافع رابہ بتواہ صاحب، مکرم محمد صاحب، مکرم مورتو تو صاحب، مکرم عبد اللہ صاحب۔

جلسہ سالانہ کے کل چھ اجلاس ہوئے جن میں افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم صدر صاحب مجلس اعلیٰ جماعت احمدیہ انڈونیشیا مکرم مور تولو ایس۔ ایچ صاحب نے کی۔ پہلے باقاعدہ اجلاس کی صدارت مکرم راڈن آٹانگ حمید صاحب نے کی۔ دوسرے اجلاس کی صدارت مکرم شیخ احمد صاحب نے کی۔ تیسرے اجلاس کی صدارت مکرم ثریا سوجانا صاحب نے کی۔ چوتھے اجلاس کی صدارت مکرم ابراہیم پاپا پراویرا نے کی۔ پانچویں اجلاس کی صدارت ڈاکٹر احمد دخلان نے کی جبکہ اختتامی پروگرام "فرام ہارٹ ٹو ہارٹس" یعنی دل سے دل تک کے صدر مکرم احمد مہر باجینانا صاحب تھے۔ اس ایمان افروز تقریب کا ذکر اس سے قبل ۲۳ اگست ۱۹۷۹ء کے شمارے میں صفحہ ۸ پر کیا جا چکا ہے۔

الاخبار و الآراء

(بقیہ)

وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید، جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں، ملکوں میں پھیلے گی۔ اُس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔"

(اشتہار ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء)

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھتیجے مکرم جاوید مالک صاحب دل کے قریب درد کی وجہ سے میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے ان کی مکمل صحتیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(منیر احمد بٹ وحدت کالونی۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کوچنگ کلاس اختتام پذیر ہو گئی

ربوہ کے علاوہ راولپنڈی، سرگودھا، بورے والہ اور لودھراں کے طلباء کی شرکت

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور نے موسم گرما کی تعطیلات کے دوران ایف۔ایس سی کے طلباء کو پڑھانے کے لئے ایوانِ محمود ربوہ میں کوچنگ کلاسز کا اہتمام کیا۔ یہ کلاسز ۵ راگست سے ۔۳ راگست تک جاری رہیں جن میں طلباء کو فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، ریاضی اور انگریزی کے مضامین پڑھائے گئے۔

اس کلاس میں روزانہ تیس سے چالیس طلباء نے شرکت کی۔ ربوہ کے علاوہ بعض دوسرے شہروں مثلاً راولپنڈی، بورے والہ، لودھراں، سرگودھا، چنیوٹ اور لالیاں کے طلباء بھی کلاس میں شریک ہوتے۔ ان کلاسز میں جو کہ تقریباً ایک ماہ تک جاری رہیں۔ سائنس کے مضامین کا کافی حصہ پڑھایا گیا اور اس طرح سے ہماری یہ سعی خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہی۔ الحمد للہ

اس کلاس میں جن دوستوں نے اساتذہ کے فرائض ادا کئے ان کے اسماء گرامی اور مضامین درج ذیل ہیں:۔

(۱) مکرم بشارت احمد صاحب (انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور)	ریاضی
(۲) مکرم محمد اکرم صاحب (ایم۔ ایس سی فزکس)	کیمسٹری
(۳) مکرم مجید احمد صاحب بشیر (ایم۔ ایس سی فزکس)	کیمسٹری
(۴) مکرم نصیر احمد صاحب خالد (ایم۔ ایس سی فزکس)	فزکس
(۵) مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب (ایم۔ ایس سی زوالوجی)	بیالوجی
(۶) مکرم بشیر احمد خان صاحب (ایم۔ اے انگلش)	انگلش
(۷) مکرم نصیر احمد خان صاحب	کیمسٹری

ان تمام اساتذہ کرام نے اپنی استعداد کے مطابق نہایت محنت سے طلباء کو پڑھایا۔ مکرم مرزا مجید احمد صاحب اس کلاس کے انچارج تھے اور کلاس کو جاری رکھنے کے لئے مستعدی سے کام کرتے رہے۔ احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور کے صدر مکرم منور احمد صاحب نعیم نے احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور کی جانب سے ان سب دوستوں کا اور خاص طور پر مکرم بشیر احمد خان صاحب کا شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے اس کلاس کو کامیاب بنانے میں تعاون فرمایا۔

اعلان بابت فضل عمر ہسپتال

محترم ڈاکٹر قاضی محمد شفیق صاحب ڈینٹل سرجن فضل عمر ہسپتال ربوہ گزشتہ دو تین ہفتوں سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار رہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کو جلد کامل صحت عطا فرمائے تا آپ اپنے طبی فرائض حسبِ سابق ادا کر سکیں۔ انشاء اللہ

محترم ڈاکٹر صاحب کے صحت یاب ہونے اور فضل عمر ہسپتال میں دوبارہ تشریف لانے پر مریضان کو بذریعہ اعلان اخبار الفضل مطلع کیا جائے گا۔

(لطیف احمد قریشی۔ قائم مقام چیف میڈیکل آفیسر)

لجنہ ضلع گوجرانوالہ کا اجلاس

لجنہ اماء اللہ ضلع گوجرانوالہ کی نویں ضلعی میٹنگ اور سال رواں کا جملہ صدر صاحبات لجنات ضلع گوجرانوالہ کا تیسرا اجلاس ۱۲ ستمبر کو بوقت دس بجے صبح مسجد احمدیہ گوجرانوالہ میں منعقد ہوگا۔

وقت مقررہ پر تشریف لاکر مشکور فرماویں۔

نوٹ:۔ صدر صاحبات تحصیل وار اپنے اپنے حزب کی دیہاتی لجنات کی ذمہ دار ہیں اس لئے ضلع گوجرانوالہ کی ہر لجنہ کی ایک نمائندہ کا پہنچنا ضروری ہے۔

ایم۔ صادقہ میر

صدر لجنات (شہرو) ضلع گوجرانوالہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وقت آرہا ہے کہ دنیا کی تمام سعید روحیں اسلام قبول کرلینگی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"ہم محبت سے، پیار سے اور بے لوث خدمت کے ذریعہ لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دے کر انہیں باہم ایک دوسرے سے محبت کرنے کا درس دیتے چلے جائیں گے۔ ہم اس بات پر پختہ ایمان رکھتے ہیں کہ ایک دن آئے گا جب دنیا کے تمام بنی نوع انسان ہماری آواز پر کان دھرینگے اور اس پر لبیک کہتے ہوئے حق و صداقت کو قبول کرنے پر آمادہ ہو جائینگے"

دعوتِ اسلام کے اس عظیم کام کے لئے مساجد کی تعمیر، مشن ہاؤسز کا قیام، قرآن مجید کی بکثرت اور ہر ملک کی اپنی زبان میں ترجمہ کر کے اشاعت اور اسلامی لٹریچر کی وسیع پیمانہ پر نشر و اشاعت، یہ سب کام ضروری ہیں جو جماعت احمدیہ نے شروع کر رکھے ہیں۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا قیام اسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہوا ہے۔ پس اس فنڈ کو مضبوط بنائیے اور اپنے اپنے ملک میں اس تحریک میں جو الٰہی منشاء کے ماتحت جاری کی گئی ہے ضرور حصہ لیجئے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

اخبار احمدیہ۔ (بقیہ صفحہ اوّل)

ہم نے ملک کے نامور حضرات کی خدمات حاصل کیں جنہوں نے تمام مضامین کا بخوبی مطالعہ کر کے اپنی متفقہ رائے سے ہمیں آگاہ کیا۔"

اس فیصلے کے مطابق جناب عبد الرشید منگلا (لاہور زون) اوّل قرار پائے۔ مکرم منگلا صاحب ایک مخلص احمدی ہیں اور مجلس خدام الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن کے معتمد ہیں۔ اسی طرح اس فہرست میں چھٹے نمبر پر آنے والے صاحب مکرم منیر احمد صاحب جاوید ہیں ان کو پچاس روپے کا خصوصی انعام دیا جارہا ہے جو کہ مجلس خدام الاحمدیہ دار الذکر کے قائد ہیں۔ اسٹیٹ لائف کی انتظامیہ اور سیرت کمیٹی نے ان خوش نصیب ساتھیوں کو یہ انعام حاصل کرنے پر دلی مبارکباد دی ہے۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ احمدی احباب کی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا کرے اور ان کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

حضرت حکیم نظام جان رحمہ اللہ کا
مشہور دواخانہ
○
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر ○ گوجرانوالہ
فون نمبر ۲۴۸۴۷
ربوہ ○ بالمقابل ایوانِ محمود فون ۶۳۹
نگران
حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان رحمہ اللہ
رجسٹرڈ درجہ اوّل

درخواست دعا

مکرم غفور احمد صاحب کوٹ دیال داس ضلع شیخوپورہ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

میری ہمشیرہ محمودہ بیگم صاحبہ زوجہ عزیز احمد صاحب بیمار ہیں۔ انہوں نے ایک عدد طلائی انگوٹھی بحساب تعمیر مساجد فنڈ بھجوائی ہے۔ قارئین کرام الفضل کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ہمشیرہ صاحبہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴